Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۹ ۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	یکم ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۵ اخاء ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۳۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربِ الٰہی کے آخری اور انتہائی مرتبہ پر فائز ہیں

آپ الوہیت کے مظہرِ اتم ہیں آپ کے ظہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ظہور قرار دیا

"قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نُور جو دنیا کو روشن کرتا ہے اور رحمت جس نے عالم کو زوال سے بچایا ہوا ہے آیا ہے اور رؤف اور رحیم جو خدا تعالیٰ کے نام ہیں ان ناموں سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکارے گئے ہیں اور کئی مقام قرآن شریف میں اشارات اور تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔ حق سے مراد اس جگہ اللہ جلشانہٗ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں سو دیکھو اپنے نام میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شامل کر لیا اور آنحضرت کا ظہور فرمانا خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اسکی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔ اسی جامعیت تامہ کی وجہ سے سورہ آلِ عمران جزو تیسری میں مفصل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت اور جلالیت شان ختم الرسل جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت اور جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں ... اس تمام تقریر کا مدعا و خلاصہ یہ ہے کہ عند العقل قربِ الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلّم ہے جس کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نورِ قدیم تک پہنچا رہی ہیں ... کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن شریف کو راہنمائی کے لئے اختیار کر لیا۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵، ص ۲۵۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۱۴ اخاء۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہماری اس کائنات کی ہر چیز کی زندگی اور بقا کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور ہر شے میں اسی کی وہ صفات جلوہ گر ہیں جو غیر محدود ہیں اور ان میں باہم کوئی تضاد نہیں ہے۔ اس یونیورس کی تمام چیزیں خدا کی صفات کے جلووں میں بندھ کر اور ایک دوسرے سے وابستہ ہو کر گویا ایک بنی ہوئی ہیں جب ان پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو ہمیں یہ کائنات دو حصوں میں منقسم نظر آتی ہے (۱) انسان (۲) بنی نوع انسان کے علاوہ دنیا کی ہر چیز۔ حضور نے بتایا کہ انسان کے علاوہ دنیا کی باقی ہر چیز میں ہمیں یہ اصول کارفرما نظر آتا ہے کہ اسے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اسے جو کچھ کہا جائے وہ اسے بجا لاتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے اس کے تعلق کے سلسلہ میں اس کے لئے ترقی یا تنزل کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کے بالمقابل انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص امر میں یہ اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو خدا کے احکام کی اطاعت کرے اور چاہے تو اس اطاعت سے منہ موڑ کر سرکشی اختیار کرے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے گو اس کی پیدائش کے مقصد کے حصول کے لئے بہترین قویٰ اور استعدادیں عطا کی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے اسکے ساتھ داعی الی الخیر اور داعی الی الشر کو بھی لگا دیا ہے اور اسے یہ اختیار دیا ہے کہ چاہے تو وہ داعی الی الخیر کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی عبادت کو اپنا شعار بنائے اور اپنی بشری کمزوریوں کی دعاؤں کے ذریعہ تلافی کرنے کی کوشش کرے اور چاہے تو داعی الی الشر کی آواز پر کان دھر کر خدا کی اطاعت سے منہ پھیر لے۔ اس کے ساتھ ہی (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۵ / اخاء ۱۳۵۶ ہش
۱۵ / اکتوبر ۱۹۷۷ء

اپنی جان پر ظلم کرنے والے بعض نادان مومن

اللہ تعالیٰ نے جن بُرائیوں کی ازحد مذمّت کی ہے اُن میں سے ایک ظلم ہے۔ ظلم سے بالعموم یہ مراد لی جاتی ہے کہ دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ان کا امن و سکون برباد کرنا اور انہیں دُکھ تکلیف اور اذیّتوں میں مبتلا کرنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ظلم کو اِن ناروا اور ناپسندیدہ افعال تک ہی محدود نہیں رکھا ہے بلکہ اس کے دائرے کو وسیع کر کے بہت سے ایسے افعال کو بھی ظلم گردانا ہے جنہیں لوگ عام طور پر ظلم شمار نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان دوسروں کے حقوق میں مداخلت نہیں کرتا اور نہ انہیں دُکھ تکلیف اور اذیت ہی پہنچا رہا ہوتا ہے لیکن ان کا ارتکاب فی الاصل ظلم میں ہی داخل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان افعال کا ارتکاب کرنے والے غیر ارادی یا غیر شعوری طور پر خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ظلم خواہ دوسروں پر کیا جائے یا اپنی جان پر بہرحال ظلم ہی ہوتا ہے اور اس کا خمیازہ ظلم کرنے والے کو ضرور بھگتنا پڑتا ہے۔

خود اپنی جان پر ظلم ایسی چیز ہے کہ جس کا احساس انسان کو خود نہیں ہوتا۔ وہ ایسے افعال کا ارتکاب بے دھڑک کرتا چلا جاتا ہے جن کے نتیجہ میں فی الحقیقت وہ اپنی جان پر ظلم کر رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ اس ظلم اور اس کی ہلاکت آفرینی سے بے خبر ہوتا ہے جس ظلم سے انسان بے خبر ہو یا جس کو محسوس کرنے سے وہ عاری ہو اُس کی مضرت سے بچنا اس کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ اس قسم کا ظلم اس لئے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کہ یہ اندر ہی اندر اپنا اثر کر رہا ہوتا ہے اور انسان بے خبری میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے مظالم کا بھی قرآن مجید میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان آسمان سے نازل شدہ صداقت کو قبول نہیں کرتا۔ اسے قبول نہ کر کے وہ بظاہر دوسروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا لیکن اس کا صداقت کو قبول نہ کرنا خود اپنے آپ پر ظلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے کیونکہ وہ صداقت کا انکار کر کے گمراہی میں پڑے رہنے پر مصر رہتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر ہلاکت کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ ان نشانوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی صداقت کے اظہار اور اس کے ثبوت کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں خاطر میں نہیں لاتا بلکہ ان کی تحقیر کرتا ہے۔ اس کا یہ فعل بھی خود اپنی جان پر ظلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ پھر معصیت کے بے شمار پہلو ایسے ہیں جن میں مبتلا ہو کر انسان اپنے آپ کو خدائی عذاب کا مستحق بنا لیتا ہے۔ معصیت کے یہ سب پہلو بھی اسی ظلم کے ذیل میں آتے ہیں جو انسان اپنی نادانی اور ناسمجھی سے اپنی جان پر روا رکھتا ہے اور خود اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت مول لیتا ہے۔

یہ تو وہ مظالم ہیں جو بالعموم صداقت کے کھلے منکر یعنی کفار اپنی جانوں پر روا رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض ایسے مظالم بھی ہوتے ہیں جن کے بعض ناپختہ کار مومن بھی مرتکب ہو بیٹھتے ہیں اور وہ اس احساس سے عاری ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نہیں بلکہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ ایسے مظالم کا اللہ تعالیٰ نے خود مومنوں کو مخاطب کر کے ذکر کیا ہے اور انہیں ان کی ہلاکت آفرینی سے خبردار کر کے انہیں ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ ایسے مظالم میں سے ایک ظلم یہ ہے کہ بعض ناسمجھ مومن اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور اس وسوسہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اگر ہم اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے تو ہم مفلسی اور محتاجی میں مبتلا ہو جائیں گے اور ہمیں تکلیف اُٹھانا پڑے گی۔ ایسے مومنوں کو بھی خدا تعالیٰ نے ظالم قرار دیا ہے اور اس لئے ظالم قرار دیا ہے کہ وہ بخل سے کام لے کر اور اپنے آپ کو خدائی افضال و انعامات سے محروم کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم اس ظلم اور اس کی ہلاکت آفرینی کو کسی قدر تفصیل سے واضح کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۲۶۸ تا ۲۷۲ میں مومنوں کو مخاطب کر کے انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق بہت تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ ان احکام کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایماندارو! جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں اور نیز اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حسب توفیق خرچ کیا کرو۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے یعنی تمہارے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر تم خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرو گے تو محتاج ہو جاؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں تم سے ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ لیکن شیطان کے وسوسہ سے وہی بچتا اور محفوظ رہتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھ اور حکمت عطا کی گئی ہو۔ اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ نہ کرنے والوں کو ظالم ٹھہرایا ہے اور انہی معنوں میں ظالم ٹھہرایا ہے کہ وہ بخل سے کام لے کر اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (البقرہ آیت ۲۷۱)

ترجمہ:- اور جو کچھ بھی تم (خدا کے لئے) خرچ کرو یا جو کچھ بھی تم نذر مانو اللہ اسے یقیناً جانتا ہے (وہ اس کا نیک بدلہ دیتا ہے) اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

اس آیت میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو نیک بدلہ کی یقین دہانی کرائی ہے وہاں ساتھ ہی یہ کہہ کر کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا صاف اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ نہیں کرتے وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے ظالم شمار ہوں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا یعنی جب ان پر مصیبت آئے گی یا اُنہیں اپنے کئے کی سزا ملے گی تو کوئی بھی اُن کی مدد کو نہ پہنچے گا۔ لوگ بھی ان کی کوئی مدد نہ کر سکیں گے اور وہ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی امداد و اعانت سے بھی محروم و بے نصیب رہیں گے۔ اس طرح اُنہیں اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی سزا مل کر رہے گی۔ اسی لئے سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ کسی کے زیادہ دوست ہوتے ہیں اور کسی کے کم۔ مگر ظالم ایسا ہوتا ہے کہ جب اسے دنیوی مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو جو لوگ اسے مدد دے سکتے ہیں وہ بھی نہیں دیتے اور اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور اگر روحانی نقطۂ نگاہ سے لو تو اصل مددگار خدا تعالیٰ اور اس کے ملائکہ ہیں یا صلحاء اور اولیاء ہیں۔ مگر ظالم کو ان میں سے کسی کی مدد میسّر نہیں آتی اور وہ بے یار و مددگار رہ کر اپنے ظلم کی سزا پاتا ہے۔ اس جگہ ظالم سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور بخل کا شکار رہتے ہیں یا ڈرتے ہیں کہ اگر انہوں نے مال خرچ کیا تو وہ مفلس اور کنگال ہو جائیں گے اور اس طرح وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ فرماتا ہے یہ نقطۂ نگاہ دنیوی لحاظ سے بھی غلط ہے اور روحانی لحاظ سے بھی۔ دنیا میں جو دوسروں کے لئے روپیہ خرچ کرتا ہے اور رفاہِ عامہ کے کاموں میں حصّہ لیتا ہے ضرورت پڑنے پر اور لوگ بھی اس کی مدد کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں یا کم سے کم یہ کہ اس سے ہمدردی رکھتے اور اس کی اخلاقی مدد کرتے ہیں۔ مگر غرباء کی مدد سے ہاتھ کھینچنے والے اور دوسروں کی تکالیف میں ہمدردی اور غمخواری نہ کرنے والے خوشحالی میں تو مست رہتے ہیں مگر جب ان پر مصائب اور آفات آتی ہیں تو لوگ اُن سے کسی قسم کی ہمدردی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ہر انسان خواہ کتنا بڑا ہو مصیبت میں دوسروں کی ہمدردی اور محبّت اور اعانت کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اگر روحانی نقطۂ نگاہ لو تو یہ تو واضح ہی ہے کہ جس شخص نے خدا کے لئے روپیہ خرچ نہ کیا یا قوم کے غرباء کی پرورش اور ان کی بہبودی کا خیال نہ رکھا اُسے خدا اور اس کے ملائکہ کی نصرت اور اس کے پاک بندوں کی دعائیں کیسے حاصل ہو سکتی ہیں۔ وہ ان تمام نعمتوں سے محروم رہے گا اور اپنے ہاتھوں اپنی تباہی مول لے گا۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۶۲۳، ۶۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری تبلیغی زندگی کے چند دلچسپ واقعات

مکرم میجر عبد الحمید صاحب (ریٹائرڈ) سابق مبلغ انگلینڈ ۔ امریکہ و جاپان

(۵)

مسز ہلائے پامرز سے خط و کتابت:

یہ خاتون محکمہ تعلیم میں کسی اچھے عہدہ پر سرفراز تھی۔ اس کے ساتھ مذہب اسلام پر بڑی لمبی چوڑی خط و کتابت ہوئی۔ شروع شروع میں اس کے سوالات دہریہ طرز کے تھے مگر جب اس نے دیکھا کہ اس کے سوالات کے خاطر خواہ جوابات دیئے گئے اور قرآن، احمدیت یا حقیقی اسلام، فلاسفی آف دی ٹیچنگز آف اسلام۔ نیو ورلڈ آرڈر کا مطالعہ کیا تو اس کے خیالات میں تبدیلی ہو گئی۔ مثلاً شروع شروع کے خطوط میں سے ایک کا اقتباس حسب ذیل ہے:-

"I must confess that I am somewhat sceptic of most organised religions, since most of them seem to perpetuate the divisions of humanity and thus sow the seed of hatred. Still less can I understand why the teaching of brotherhood and charity does not bring about the abolition of world wide poverty and suffering.

.... but again even in Islamic Society the stress of economic problems is no less than anywhere else. when one thinks of the millions of people who profess belief in God (of all creeds) and looks at the world in its present tragic state it all seems very depressing and hopeless.............."

ترجمہ: مجھے اعتراف ہے کہ میں اکثر منظم مذاہب کے بارے میں شک میں مبتلا رہتی ہوں کیونکہ ان میں سے اکثر انسانوں میں افتراق پیدا کر کے نفرت کے بیج بوتے رہتے ہیں۔ مجھے اس امر کی سمجھ بھی نہیں آرہی کہ کیوں اخوت اور سخاوت کی تعلیم دنیا بھر سے غربت اور مصیبت کو ختم نہیں کر سکی.....................

...... لیکن پھر اسلامی معاشرے میں اقتصادی مسائل پر زور دنیا کسی اور معاشرے سے کم نہیں۔ جب ایک انسان سوچتا ہے کہ ہر عقیدہ کے کروڑوں افراد خدا پر ایمان لاتے ہیں پھر بھی دنیا کی موجودہ حالت قابل رحم ہے تو یہ سب کچھ حوصلہ شکن اور مایوس کن معلوم ہوتا ہے.........

....

اب اس خاتون کے آخری خطوں میں سے ایک خط کا اقتباس بھی نیچے دیا جاتا ہے:-

"I am most touched by the kindness and patience which your long letter reveals. I shall always keep this letter and read it when I feel in need of consolation and guidance, and whatever happens in the future, I shall always think of you as a good friend and a true example of the real Islamic teaching with regard to generosity and compassion. It is rare to find in this world a genuine religious soul. Many people talk about theories and give cleverer explanations of this and that but that is often no more than intellectual pride......

....

ترجمہ: میں آپ کی عنایت اور استقلال سے جو آپ کے طویل خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں اس خط کو ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گی اور جب بھی مجھے تسلی اور رہنمائی کی ضرورت ہوگی اسے پڑھا کروں گی اور مستقبل میں جو کچھ بھی ہوگا۔ میں ہمیشہ آپ کو ایک اچھے دوست اور بلحاظ سخاوت کے اور بلحاظ شفقت کے حقیقی اسلامی تعلیم کی سچی مثال خیال کرتی رہوں گی۔ اس دنیا میں حقیقی مذہبی روح والے لوگ بہت نایاب ہیں۔ بہت لوگ تھیوری کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور ادھر ادھر کی باتوں کی بہت چالاکی سے تشریحیں کرتے رہتے ہیں لیکن یہ سب کچھ علمی لاف و گزاف سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔

اسی خاتون کے ایک خط کا آخری پیرا حسب ذیل ہے:-

"I am quite honest with you, because I hope you will continue to be patient and to help me and perhaps one day I can say:—

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ"

ترجمہ: میں آپ کے ساتھ بالکل دیانت دار ہوں کیونکہ میں امید کرتی ہوں کہ آپ صبر کے ساتھ میری مدد کرتے رہیں گے اور شاید ایک دن میں کہہ سکوں۔ "حق آگیا اور باطل بھاگ گیا"

خط میں عربی کی مذکورہ آیت بڑے خوبصورت انداز میں عربی رسم الخط میں لکھی ہوئی۔

یہودیوں کے ایک عبادت خانہ میں:

ایک مرتبہ یہودیوں کے عبادت خانہ (synagogue) میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں یہودیوں کے ربی سے گفتگو ہوئی میں نے ان کی توجہ "Song of Solomon 5:16" کی طرف مبذول کرائی اور عرض کی کہ اس آیت میں عبرانی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام درج ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام "Mahamadim" کر کے لکھا ہوا ہے اور انگریزی بائیبل میں اس لفظ کا ترجمہ دیا ہوا ہے۔ حالانکہ ترجمہ کرتے وقت نام کو اصل حالت میں رہنے دینا چاہیئے تھا۔ اس پر اس نے کہا کہ یہ لفظ جمع کا صیغہ ہے لہٰذا نام نہیں ہو سکتا۔ مگر میں نے عرض کی کہ "Mahamadim" کا ترجمہ "altogether lovely" دیا ہوا ہے اور پوری آیت حسب ذیل ہے:-

"His mouth is most sweet: yea he is altogether lovely."

ترجمہ: اس کا منہ بہت شیریں ہے ہاں وہ سراپا پیارا ہے

میں نے عرض کی کہ یہ ترجمہ King James Version میں ہے۔ اب آپ خود ہی دیکھ سکتے ہیں کہ انہوں نے بھی اسے واحد ہی کا ترجمہ کیا ہے ورنہ ترجمہ یوں ہوتا:-

"Their mouths are most sweet; yea they are altogether lovely."

میرا یہ جواب سن کر خاموش ہو گیا۔ بعد میں میری درخواست پر عبرانی زبان میں ان آیات کا Transliteration کر دیا۔ جو حسب ذیل ہے:-

"HIKO MAMTAKIM VECHULO MAHMADIM. ZEH DODI VEZEH RAI B'NOT Y'RUSHALAM."

ترجمہ:- محمدیم کا لفظ جمع کا صیغہ تو ہے مگر یہ اس عظیم الشان نبی کی عزت اور عالی شان مرتبہ کو ظاہر کرنے کے لئے ہے

چرچ مشنری سوسائٹی لنڈن:

کینن ایچ اے ڈبلیو پارچ صاحب۔ سیکرٹری چرچ مشنری سوسائٹی لنڈن کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات سے میرے ایک خط کے جواب میں جس میں عیسائیت کے متعلق کچھ سوالات کئے گئے تھے۔ ایک خط موصول ہوا اس کے بعد ایک لمبی چوڑی خط و کتابت ہو گئی جو کئی ماہ تک جاری رہی۔ آخر میں نے مکرم ولیم باچ (Willem Bach) کو یہ عرض کرتے ہوئے دعوت دی کہ وہ ہمارے مشن ہاؤس میں تشریف لائیں تاکہ ہم ایک دوسرے سے متعارف اور روشناس ہو جائیں۔ آپ نے ازراہ شفقت میری دعوت کو قبول کر لیا اور مقررہ دن اور مقررہ وقت پر تشریف لے آئے۔ میں نے ان سے عرض کی کہ بحث و تمحیص ایک طرف سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہمارے مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں خدا سے الہام پا کر دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دوسرے مذاہب یا دوسرے فرقوں میں نہیں پائی جاتی۔ تو فوراً بولے کہ خدا مجھ سے بھی کلام کرتا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ اس روز خدا نے آپ سے کون سی بات کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ خدا نے مجھے کہا کہ میں آپ کی دعوت قبول کر لوں سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو آپ کے دل میں جو بات پیدا ہوئی اسے آپ خدا کا کلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے مزید کہا کہ عیسائیوں کی یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ ہر شخص اپنے خیال کو خدا کا کلام سمجھنے لگ گیا ہے۔ عیسائیوں میں مختلف فرقے ہیں ان کے عقائد اور خیالات ایک دوسرے سے مختلف ہیں اگر ہر شخص کے خیالات کو خدا کا کلام مان لیا جائے تو ان میں اتنا اختلاف کیوں ہو۔ کیا خدا تعالیٰ ایک فرقہ کے آدمی سے اور دوسرے سے مختلف بات کرتا ہے۔ میرا یہ جواب سن کر مسٹر ولیم باچ کچھ سوچ میں پڑ گئے۔

پھر میں نے عرض کی کہ استثناء باب آیت ۱۸ تا ۲۲ آپ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ سے الہام پانے والے لوگ خدا سے خبر پا کر پیشگوئیاں کرتے ہیں اور وہ اسی طرح پوری ہو جاتی ہیں لیکن جو لوگ خدا سے الہام یافتہ نہیں ہوتے ان کی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوتیں۔ سچے اور جھوٹے میں یہی مابہ الامتیاز ہے۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پسر موعود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر تفصیل سے کیا۔ اور بتایا کہ اس پیشگوئی کا مخالف حالات میں بڑی شان سے پورا ہونا ہی بتلاتا ہے کہ یہ کلام قادر مطلق خدا کی طرف سے تھا۔ بھلا غیر اس شان کی پیشگوئی کر سکتا ہے؟

اس کے علاوہ اور بھی پیشگوئیوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ ازاں بعد میں نے ریورنڈ ولیم باچ صاحب سے Songs of Solo- mon 5:16 میں مذکور عبرانی زبان میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے متعلق تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے عبرانی تو آتی ہے مگر میرا ایک دوست عبرانی میں زیادہ ماہر ہے۔ میں آپ کی کسی دن دعوت کروں گا اور اس دوست کو بھی بلاؤں گا۔ تاکہ وہ آپ کے اس سوال کا صحیح جواب دے سکے۔ مگر افسوس ہے کہ انہوں نے وعدہ کے مطابق دعوت نہیں دی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں امریکہ چلا گیا وہاں سے ریورنڈ ولیم باچ کو ایک خط لکھا کہ ہم دونوں کے درمیان اسلام اور عیسائیت کے بارے میں تفصیلی خط و کتابت ہو چکی ہے آپ نے نہایت دیانتداری سے عیسائیت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور میں نے نہایت دیانتداری سے اسلام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اب یہ خط و کتابت شائع ہو جائے تو کتنا اچھا ہو۔ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ اس کا دیباچہ لکھ کر بھیج دیں پھر میں اس کو چھپوانے کا انتظام کروں گا۔

میرے اس خط کے جواب میں جو سیکرٹری صاحب موصوف نے خط لکھا اس کا اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے:۔

"Dear Major Hamid.

I am in receipt of your letter of 19th July, and wish to enter a strong protest at your proposal to publish our private correspondence. It is not that I dont believe every word I have written, but it is against my principles to engage in any form of public controversy.... ...."

ترجمہ:۔ "ڈیئر میجر حمید! آپ کا ۱۹ ؍ جولائی کا خط موصول ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی تجویز کہ ہماری پرائیویٹ خط و کتابت شائع ہو۔ کے خلاف سخت احتجاج کروں۔ یہ بات نہیں کہ میں ہر اس لفظ کو جو میں نے لکھا ہے نہیں مانتا ہوں مگر یہ بات میرے اصولوں کے خلاف ہے کہ میں کسی قسم کی پبلک بحث و تمحیص میں اپنے آپ کو ملوث کروں۔..........

.........."

یہ خط دو صفحوں پر مشتمل ہے۔ طوالت کے خوف سے صرف چند سطور کا ہی اقتباس یہاں درج کیا ہے۔

نوجوانوں کی ایک کلب میں لیکچر:

لندن میں نوجوانوں کی ایک کلب کی طرف سے دعوت موصول ہونے پر اسلام کے موضوع پر لیکچر دینے کی غرض سے گیا۔ میرے وہاں پہنچنے پر کلب کے منتظمین نے لڑکوں کو الگ اور لڑکیوں کو الگ کرسیوں پر بٹھایا۔ سیکرٹری کلب نے میرا تعارف کرایا۔ اس کے بعد میں نے لیکچر دیا جو غالباً ۳۰ منٹ تک رہا۔ اس کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔

ایک لڑکے نے سوال کیا۔ کیا اسلام میں مرد بیک وقت ایک سے زائد شادیاں کر سکتے ہیں؟

میں نے کہا۔ ہاں کر سکتے ہیں۔ دوسرا سوال تھا۔ ایک وقت میں کتنی عورتوں کے ساتھ شادی ہو سکتی ہے؟

میں نے جواب دیا۔ چار عورتوں تک شادی ہو سکتی ہے۔

پھر لڑکیوں کے گروپ سے ایک لڑکی کھڑی ہوئی اور اس نے سوال کیا۔ "کیا ایک عورت بیک وقت ایک سے زائد خاوند کر سکتی ہے؟"

میں نے کہا۔ آپ بیٹھ جائیں میں ابھی جواب دیتا ہوں۔

ازاں بعد پہلے میں نے لڑکوں کو مخاطب کر کے پوچھا کہ آپ میں سے جو ایک وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا چاہتے ہیں ہاتھ کھڑا کریں۔ تو سب نے ہاتھ کھڑا کر دیا۔ پھر اسی طرح کا سوال میں نے لڑکیوں سے کیا انہیں مخاطب کر کے میں نے پوچھا جو لڑکی آپ میں سے ایک وقت میں ایک سے زائد مردوں سے شادی کرنا چاہتی ہے وہ اپنا ہاتھ کھڑا کرے تو کسی نے بھی ہاتھ کھڑا نہ کیا۔ حتیٰ کہ جس لڑکی نے سوال کیا تھا اس نے بھی ہاتھ کھڑا نہ کیا۔ میں نے کہا یہ ہے جواب آپ کے سوال کا۔ پھر میں نے تفصیل کے ساتھ حکمت بیان کی کہ کیوں مرد ایک وقت میں ایک سے زائد شادی کر سکتے ہیں اور کیوں ایک عورت کو ایک وقت میں ایک سے زائد شادی کرنے کی اجازت نہیں۔

بعد میں سیکرٹری صاحب نے سٹیج پر بھی شکریہ ادا کیا اور شکریہ کا خط بھی لکھا۔

تحریک چندہ مہمان خانہ مستورات

۱۶ ؍ ستمبر تا ۳۰ ؍ ستمبر ۱۹۷۷ء اس مد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۶۵۳-۱۴ آمد ہوئی ہے اس طرح ۳۰ ؍ ستمبر ۱۹۷۷ء تک مہمان خانہ مستورات کی کل آمد ۲،۰۲،۲۴۶-۵۷ روپیہ ہو جاتی ہے جبکہ لجنہ نے اس مد میں کل -/۳،۲۸،۵۰۰ روپے جمع کرنے ہیں تمام لجنات پوری کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ تک بقیہ رقم ایک لاکھ چھبیس ہزار کی پوری کر لیں۔ یہ کوئی ایسا مشکل کام نہیں اس سے قبل بہنوں نے بہت شاندار قربانیاں دی ہیں۔ اپنی دیرینہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے میں بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتی ہوں کہ کوئی بہن اس چندہ میں شرکت سے محروم نہ رہ جائے۔ اور جلسہ سالانہ تک مہمان خانہ کی تکمیل ہو جائے۔

چندہ دہندگان کی تفصیل ساتھ ساتھ الفضل میں شائع ہو رہی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

وعدہ کنندگان برائے خدمت ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں! (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲۴

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

ذیل میں چندہ برائے مہمان خانہ مستورات کی اگلی قسط درج کی جا رہی ہے۔ یہ وصولی ۱۵ اگست ۱۹۷۶ء تک کی ہے۔ اس کے بعد کی وصولیاں بعد میں شائع کی جائیں گی۔ اس چندہ کی جلد سے جلد وصولی کی تمام بہنوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ ابھی بہت رقم کی ضرورت ہے۔ جو پہلے دے چکی ہیں وہ بھی کچھ نہ کچھ اور دیں۔
جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ والدہ محمد یعقوب صاحب	دارالصدر شرقی ربوہ	۵۰/-
" علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اختر صاحب	"	۱۰/-
" محمودہ سعدی صاحبہ اہلیہ مصلح الدین سعدی صاحب	"	۲۰/-
" علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ	"	۴۰/-
" مسعودہ حنیف صاحبہ اہلیہ خواجہ حنیف احمد صاحب	"	۲۰/-
" رسولاں بی بی صاحبہ اہلیہ محمد علی صاحب	"	۱۰/-
" امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ محمد حیات صاحب	"	۱۰/-
" سعیدہ شمس صاحبہ اہلیہ مولانا جلال الدین صاحب شمس	"	۴۰/-
" قدسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خلیل احمد صاحب	"	۱۰/-
" امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب	"	۵۰/-
" حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ قادر بخش صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الحکیم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد احمد صاحب	"	۵۰/-
" حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد دین صاحب	"	۲۵/-
" امۃ السلام صاحبہ اہلیہ چوہدری صلاح الدین صاحب	"	۱۰/-
" انور بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد یعقوب صاحب	"	۱۰/-
" صفیہ درد صاحبہ اہلیہ عبدالرزاق صاحب	"	۲۰/-
" امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ محمد ارشد صاحب کاتب	"	۱۰/-
" خورشید صاحبہ اہلیہ غلام رسول صاحب	"	۱۵/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۰۶/-
" بشریٰ منیر صاحبہ	ملتان	۲۰/-
" منیرہ عادل صاحبہ	"	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم	"	۵۰/-
" ممتاز سعادت علی صاحبہ	"	۱۰/-
" رضیہ محمد شفیع صاحبہ	"	۱۰/-
" مسز نسیمہ حمید صاحبہ	"	۵۰/-
" زبیدہ بیگم صاحبہ مجوکہ	"	۲۵/-
" امۃ النصیر صاحبہ از طرف ڈاکٹر عبدالرشید صاحب مرحوم	"	۵۰/-
" شمشاد بیگم صاحبہ	"	۱۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ منور احمد صاحب	"	۲۵۰/-
" رشیدہ داؤد صاحبہ	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عمر الدین صاحب	"	۲۵/-
" اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب سدھو	"	۲۰/-
" شاہین افتخار صاحبہ	"	۲۰/-
" مختار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منور احمد صاحب از طرف والدہ صاحبہ		۱۰۰/-
" امۃ الحی صاحبہ اہلیہ محمد صدیق سدھو صاحب		۲۰/-
" نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالقادر صاحب		۲۰/-
" مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالشکور صاحب		۱۵/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ارشد محمود صاحب	ملتان	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ	"	۲۵/-
" کرم بی بی حاجن صاحبہ اہلیہ غلام عباس صاحب منجانب والدین مرحوم	دوالمیال	۱۰۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب	بہاولپور	۱۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ جاوید صاحب	"	۳۰/-
" " جج صاحب	"	۵۰/-
" فاطمہ منظور صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب	"	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	"	۵۰/-
" " عباس علی صاحب	"	۵۰/-
" " غلام محمد صاحب	"	۵۰/-
" " شریف صاحب	"	۲۰/-
" " سلیم صاحب	"	۵۰/-
" " یوسف علی صاحب	"	۱۰/-
" بشریٰ بشیر صاحبہ	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ روحی محبوب صاحب	"	۱۰/-
" " ماسٹر لطیف احمد صاحب	"	۳۰/-
" " ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
" نجمہ صاحبہ	"	۵۰/-
" سکینہ بی بی صاحبہ	فیروزوالہ	۵۰/-
" نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	"	۵۰/-
" امۃ الہادی صاحبہ " محمد اظہر صاحب	"	۵۰/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ " افضال احمد صاحب	"	۵۰/-
" امۃ السفیر صاحبہ " چوہدری حسین علی صاحب	"	۱۰/-
" زیب النساء صاحبہ " مظفر خان صاحب	"	۵۰/-
" بدر بیگم صاحبہ " شکر اللہ خان صاحب	"	۱۰/-
" شمیم اختر صاحبہ " چوہدری محمد احمد صاحب	"	۱۰۰/-
" حاکم بی بی صاحبہ	"	۱۰/-
" حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب	"	۱۰/-
" عطیہ بیگم صاحبہ " چوہدری محمد اسلم صاحب	"	۱۰/-
" سلیمہ بیگم صاحبہ " چوہدری محمد اکرم صاحب	"	۱۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ " چوہدری حبیب احمد صاحب	"	۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵۳/-
" محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب	"	۱۰/-
" بشیر بیگم صاحبہ " اشفاق احمد صاحب	"	۱۰/-
" نذیر بیگم صاحبہ " چوہدری منور احمد صاحب	"	۱۰/-
" فضیلت بیگم صاحبہ " چوہدری ظفر اللہ صاحب	"	۱۰/-
" محمد بی بی صاحبہ " چوہدری علی محمد صاحب	"	۲۰/-
" بشیر بیگم صاحبہ " چوہدری نبی احمد صاحب	"	۱۰/-
مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ناظر صاحب	فیروزوالہ	۱۰/-
" بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری کرامت اللہ صاحب	"	۱۰/-
" آمنہ بیگم صاحبہ " چوہدری لیاقت علی صاحب	"	۲۰/-
" مریم بی بی صاحبہ " عبدالواحد صاحب	اسلام آباد	۲۰۰/-
" فرخندہ بیگم صاحبہ بنت " "	"	۵۰/-
" نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ [illegible] الدین صاحب		۱۰/-
" امۃ الرشید صاحبہ " ڈاکٹر عبدالکریم صاحب		۱۰۰/-
" جمیلہ بیگم صاحبہ " حنیف احمد صاحب		۱۰۰/-
" ریحانہ بیگم صاحبہ " خورشید احمد صاحب		۱۰۰/-
" نسیم سعید صاحبہ از طرف والدہ صاحبہ بیگم محمد شفیع صاحب مرحوم	لاہور	۱۰۰/-
میزان		۳۲۲۴۰—۰۰
سابقہ میزان		۹۲۴۳۱—۸۲
کل وصولی ۱۵/۸/۷۶ تک		۱۲۴۶۷۱—۸۲

دعائے نعم البدل

مکرم فقیر محمد صاحب سیکرٹری مال وقف جدید کا نومولود بچہ چند دن زندہ رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور انہیں جلد نعم البدل سے نوازے آمین۔
(محمد حسین شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گولہ دوکاں ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بھتیجا کرامت اللہ میرزا ابن محمد عبداللہ درویش گنج مغلپورہ لاہور بوجہ اعصابی کمزوری و نسیان کے بیمار ہے اور لاہور میو ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہے۔ عزیزم کی صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
(محمد شریف (ریٹائرڈ) بیت الشریف دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار ان دنوں بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے اور ہر ایک قسم کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔
(مقبول احمد بھٹی لنک نہر کالونی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

۳۔ خاکسار اپنے اور اپنے بچوں کے نیک و صالح اور خادم دین اور انجام بخیر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔
(نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر)

۴۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد عبدالغنی صاحب قیصر اچانک شدید طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ علاج کیلئے فیصل آباد لے جا رہے ہیں۔ عزیز موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد عبدالستار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

قائدین اضلاع سالانہ اجتماع میں نمائندگی کیلئے خصوصی جدوجہد فرماویں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ جدید میں مالی قربانی کا قابلِ تقلید نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ۴ نومبر ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں اس مبارک آرزو کا اظہار فرمایا تھا کہ:-

"وقفِ جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا اظہار بھی ہوگا ... اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا"

الحمد للہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مبارک آرزو کے احترام میں کراچی کی مجلس خدام الاحمدیہ نے امسال سالِ رواں میں کراچی کے اطفال سے دفتر اطفال وقفِ جدید کے لئے مبلغ -/۳۱،۰۰۰ روپیہ جمع کرنے کی پُر اثر جدوجہد شروع کر دی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ ان کے اس عزم راسخ کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان کی اس مبارک جدوجہد کو بار آور کر کے انہیں اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

گذشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے بھی ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں اطفال الاحمدیہ لاہور سے مبلغ -/۸،۳۲۷ روپے جمع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے تھے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یاد رہے کہ اس سال "دفتر اطفال" کا بجٹ -/۱،۰۰،۰۰۰ روپے ہے۔

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ لاہور اور کراچی کی مثالی مجالس کے نیک نمونہ پر چل کر اطفال سے زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کریں گی تاکہ "دفتر اطفال" کی سال رواں کی وصولی ایک لاکھ سے بھی بڑھ جائے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اجلاس شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات نماز مغرب کے معاً بعد شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس دارالضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا اور دوسرے دن بروز جمعہ بھی جاری رہے گا۔

براہِ کرم تمام ممبران وقتِ مقررہ پر تشریف لاکر اجلاس میں شمولیت فرمادیں۔

(سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت خواتین (ڈگری کالج) ربوہ

نوٹس داخلہ

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایئر آرٹس و سائنس میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء تک معہ کیریکٹر، پراویژنل اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ کے مطلوب ہیں۔ فارم داخلہ کالج کے دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی دوسرے بورڈ سے آنے والی طالبات اپنی درخواست کے ہمراہ مائیگریشن سرٹیفکیٹ ضرور منسلک کریں۔

منتخب امیدواران کی فہرست مورخہ ۲۲/۱۰ کو کالج نوٹس بورڈ پر لگادی جائیگی فیس داخلہ کی ادائیگی مورخہ ۲۲/۱۰ تا ۲۴/۱۰ لازمی ہوگی۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

عشرہ وصولی خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ ۲۰ تا ۳۰ اکتوبر عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔ قائدین اضلاع سے گذارش ہے کہ اس عشرہ کے دوران ... مجالس سے چندہ جات خدام اور اطفال کی سو فیصد وصولی کی کوشش فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۴-۵-۶ نومبر ۱۹۷۷ء بمقام ربوہ

اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ نومبر کو ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس سلسلہ میں لجنات مندرجہ ذیل ہدایات کا خیال رکھیں۔

۱۔ اجتماع دفتر لجنہ اماء اللہ کی گراؤنڈ میں ہوگا۔ نمائندگان، زائرات اور مقابلہ میں حصہ لینے والیوں کی تعداد دفتر کو ایک ہفتہ قبل بھجوا دیں تا رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔

۲۔ رہائش کا انتظام نئے تعمیر شدہ مہمان خانہ میں ہوگا جو دارالضیافت کے پیچھے واقع ہے۔

۳۔ یہاں پہنچنے پر نام درج کروا کے داخلہ کے ٹکٹ لینے ہوں گے۔

۴۔ ہر مقابلہ و کھیل میں خواہ ناصرات کا ہو یا لجنہ اماء اللہ کا نام ایک ہفتہ قبل آجانے چاہئیں۔

۵۔ ہر لجنہ اجتماع سے قبل سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں چندہ کا حساب اور آئندہ سال کے لئے بجٹ بنا کر بھجوا دے۔

۶۔ مضمون نگاری کے مقابلہ کے مضامین بھی اجتماع سے ایک ہفتہ قبل پہنچ جانے چاہئیں مضمون صاف لکھا ہوا اور سادہ فل سکیپ کاغذوں سے زائد نہ ہو۔ اس پر صدر کی تصدیق ہو کہ یہ مضمون اس نے خود لکھا ہے۔

۷۔ تمام لجنات کو اجتماع کا پروگرام بھجوایا جا چکا ہے کسی کو نہ ملا ہو تو منگوا لے۔

۸۔ ناصرات کے لئے ضروری ہے کہ جمعرات ۳ نومبر کی شام تک پہنچ جائیں کیونکہ ان کا اجتماع ۴ نومبر بروز جمعہ صبح آٹھ بجے شروع ہوگا اور لجنہ کا جمعہ کی نماز کے بعد۔

۹۔ جو بہنیں کوئی تربیتی یا اصلاحی تقریر کرنا چاہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں عنوان کے ساتھ اسی طرح نظم بھی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

انسان کے اپنے بعض بیرونی اثرات بھی ایسے لگ گئے ہیں جو خیر یا شر کے رنگ میں اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ انسان کو یہ اختیار اس لئے دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے دائرہ استعداد میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل کرے۔ غیر محدود ترقیات اور اس کی غیر محدود برکات کو حاصل کرے۔ حتیٰ کہ ترقیات اور اعمال صالحہ کا یہ سلسلہ اخروی زندگی میں بھی جاری رہے گا مگر اس فرق کے ساتھ کہ وہاں پر ابتلاء اور آزمائش کا ڈر نہ ہوگا۔ انسان کو جو اختیار دیا گیا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اسلام ہر انسان کو اپنے اعتقاد میں آزادی عطا فرماتا ہے اور کسی کو بھی یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اس آزادی میں مداخلت کرے۔ قرآن کریم نے اس آزادی پر بہت زور دیا ہے اور مختلف پیرایوں میں اسے پیش کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ اسلام کسی شخص کو بھی یہ حق نہیں دیتا کہ وہ دوسرے کو زبردستی اور جبراً کافر یا مومن قرار دے۔ مومن وہی ہے جس کی حقیر سعی خدا کے حضور مقبول ہو اور اس کا فیصلہ کوئی انسان نہیں کر سکتا بلکہ خدا ہی کر سکتا ہے کہ کونسے شخص کی مساعی اس کے حضور مقبول ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اسلام کی اس حسین تعلیم کی روشنی میں ہمیں یہ دو دعائیں خصوصی طور پر کرنی چاہئیں (۱) اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو اختیار عطا فرمایا ہے ہم اسے صحیح رنگ میں استعمال کرتے ہوئے ہمیشہ ہدایت کی راہ پر گامزن رہیں (۲) دنیا کی جو بھٹکی ہوئی اقوام ہیں تا حال اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی آسمانی نعمت کو نہیں پہچان سکیں اللہ تعالیٰ انہیں معرفت حاصل کرنے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۵۲